دو رکعتیں کیا ہیں؟ توانہوں نے کہا: میں نے فجر سے پہلے سنتیں نہیں پڑھی تھیں اور وہ اب پڑھی ہیں، تو آپؐ نے خاموشی اختیار کی، کوئی بات نہ فرمائی"۔ (دارقطنی :۱/ ۳۸۴ ۔ بیہقی: ۲/ ۴۸۳) اس حدیث کوامام ابن خزیمہؒ (۱۱۱۶) امام ابن حبانؒ (۶۲۴) امام حاکمؒ (۱/ ۲۷۴، ۲۷۵) نے صحیح کہا ہے، حافظ ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے، اس حدیث کے اور بھی طرق ہیں۔

مذکورہ بالا صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی سنتیں بعد میں پڑھی جاسکتی ہیں۔

فائدہ نمبر ۲: امام ابو حنیفہؒ اور ان کے شاگرد ابو یوسف کہتے ہیں کہ: "جس شخص کی فجر کی سنتیں رہ گئیں، نہ وہ سورج طلوع ہونے سے پہلے ادا کرے گا، نہ ہی بعد میں" (الہدایہ :۱/ ۱۵۲) (فتح القدیر :۱/ ۴۱۶، ۴۱۷) وغیرھا

امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد محمد بن الحسن الشیبانی ان دونوں کی مخالفت میں کہتے ہیں کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ زوال سے پہلے پہلے ادا کرلے"۔ صحیح مرفوع حدیث سے ان سب کا قول باطل و مردود ٹھہرتا ہے۔

الحاصل: جب فرض نماز کی اقامت شروع ہو جائے تو اس فرض نماز کے علاوہ فجر کی سنتیں وغیرہ پڑھنا جائز نہیں۔

سوال: کیا وتر میں دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور رکوع کے بعد قنوت پڑھنے والے کو بدعتی کہا جاسکتا ہے؟

السائل: محمد سرور ۔ راولپنڈی

جواب: وتروں میں قنوت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح جائز ہے، ایسے اجتہادی مسائل جن میں وسعت ہے، باہمی سر پھٹول کرنا اور ایک دوسرے پر فتوے جڑنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ ایسا شخص دین میں فتنہ انگیزی کر کے اہل حق میں باہمی منافرت پیدا کرنا چاہتا ہے، جس سے بچنا اشد ضروری ہے۔

اب آیئے دونوں طرف کے قائلین کے دلائل کا جائزہ لیتے ہیں۔ قبل از رکوع قنوت کے دلائل:

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے: "رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تو پہلی رکعت میں: ﴿سبح اسم ربك الاعلى﴾ دوسری میں: ﴿قل يا ايها الكافرون﴾ اور تیسری میں: ﴿قل هوالله احد﴾ پڑھتے تھے، قنوت رکوع سے پہلے کرتے تھے، جب نماز وتر سے فارغ ہوتے تو: (سبحان الملك القدوس) تین بار پڑھتے، آخری بار لمبا کر کے پڑھتے تھے"۔ (نسائی: ۳/ ۲۳۵ ح ۱۶۹۹) (ابن ماجہ: ۱۱۸۲)

یہ حدیث صحیح ہے، فطر بن خلیفہ نے سفیان ثوریؒ کی متابعت کر رکھی ہے (سنن دار قطنی: ۲/ ۳۱)

بعد از رکوع قنوت کے قائلین کی دلیل: حدیث (إذا رفعت رأسي ولم يبق السجود) یعنی: "آپؐ نے مجھے ایک دعا سکھائی کہ میں وہ دعا اس وقت پڑھوں جب میں اپنا سر رکوع سے اٹھاؤں جس وقت سوائے سجدہ کے باقی کچھ نہ ہو"۔ (مستدرک حاکم: ۳/ ۱۷۲۔ بیہقی ۳/ ۳۸، ۳۹) اس روایت کو محدث البانیؒ نے